Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر : نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۲/۷۷ | ہفتہ ۱۱ رجب ۱۴۱۲ھ / ۱۸ صلح ۱۳۷۱ ہش ، ۱۸ جنوری ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۴

پھل پک کر گرنے والے ہیں

"بعض ایسے علاقے ہیں جہاں کام ہو رہا ہے اور ان کے نتائج کے متعلق میں امید رکھتا ہوں کہ جس طرح درختوں کے پھل پکنے میں کچھ وقت لیتے ہیں لیکن پکنے کا عمل سب پھلوں پر شروع ہو چکا ہوتا ہے اسی طرح بعض علاقے ایسے ہیں جہاں پھل پک رہے ہیں .... اور تھوڑے عرصے کے اندر لکھوکھہا بیعتیں ہو سکتی ہیں"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدا تعالیٰ کی یہ عادت ہرگز نہیں ہے کہ جو اس کے حضور عاجزی سے گر پڑے۔ وہ اُسے خائب و خاسر کرے اور ذِلّت کی موت دیوے۔ جو اس کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ جب سے دُنیا پیدا ہوئی ہے۔ ایسی نظیر ایک بھی نہ ملے گی کہ فلاں شخص کا خدا تعالیٰ سے سچّا تعلق تھا اور پھر وہ نامراد رہا۔ خدا تعالیٰ بندے سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی نفسانی خواہش اس کے حضور پیش نہ کرے اور خالص ہو کر اس کی طرف جُھک جاوے جو اس طرح جُھکتا ہے اسے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور ہر ایک مشکل سے خود بخود اس کے واسطے راہ نکل آتی ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صـ۲۲۰)

"دُنیوی لوگ اسباب پر بھروسہ کرتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اس بات کے لئے مجبُور نہیں ہے کہ اسباب کا محتاج ہو۔ کبھی چاہتا ہے تو اپنے پیاروں کے لئے بلا اسباب بھی کام کر دیتا ہے اور کبھی اسباب پیدا کر کے کرتا ہے اور کسی وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ بنے بنائے اسباب کو بگاڑ دیتا ہے۔

غرض اپنے اعمال کو صاف کرو اور خدا تعالیٰ کا ہمیشہ ذکر کرو۔ اور غفلت نہ کرو۔ جس طرح بھاگنے والا شکار جب ذرا سُست ہو جاوے تو شکاری کے قابُو میں آجاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے ذکر سے غفلت کرنے والا شیطان کا شکار ہو جاتا ہے۔ توبہ کو ہمیشہ زندہ رکھو اور کبھی مُردہ نہ ہونے دو۔ کیونکہ جس عضو سے کام لیا جاتا ہے وہی کام دے سکتا ہے اور جس کو بیکار چھوڑ دیا جاوے پھر وہ ہمیشہ کے واسطے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح توبہ کو بھی متحرک رکھو تا کہ وہ بیکار نہ ہو جاوے۔ اگر تم نے سچّی توبہ نہیں کی تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو پتھّر پر بویا جاتا ہے۔ اور اگر وہ سچّی توبہ ہے تو وہ اس بیج کی طرح ہے جو عُمدہ زمین میں بویا گیا ہے اور اپنے وقت پر پھل لاتا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صـ۲۲۱)

خصُوصی درخواست دُعا

محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں:

عزیزم مکرم مصطفیٰ احمد خان ابن نواب محمد عبداللہ خاں صاحب و سیّدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ، امریکہ میں علاج کی غرض سے تشریف لے گئے تھے۔ ان کے مثانہ میں کینسر پایا گیا ہے ان کا میجر آپریشن چند دنوں میں ہونا ہے۔

تمام احباب جماعت سے درخواست ہے کہ آپریشن کی کامیابی اور عزیزم کی صحت و زندگی کے لئے دُعائیں کریں۔

حُسنِ کارکردگی

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے وقف عارضی کی مبارک تحریک کے تحت دو دو ہفتہ یا اس سے زائد عرصہ کے لئے وقف کر کے جماعت احمدیہ کے ہزاروں احباب اور خواتین اس الٰہی تحریک کی برکتوں سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۹۱ء کو وقف عارضی کا سال ختم ہو گیا۔ اور یکم جنوری ۹۲ء سے نیا سال شروع ہو گیا ہے۔ گذشتہ سال ۱۹۹۱ء میں جن اضلاع نے اپنا مقررہ سالانہ کوٹہ واقفین عارضی پورا کرنے کی سعادت پائی درج ذیل ہیں۔

۱۔ لاہور ۲۔ کراچی ۳۔ سرگودھا ۴۔ گوجرانوالہ ۵۔ جھنگ ۶۔ خوشاب ۷۔ بہاولنگر ۸۔ خیرپور اور ۹۔ قصور۔

اللہ تعالیٰ ان اضلاع کی یہ قربانیاں قبول فرمائے اور اپنا مقررہ سالانہ کوٹہ واقفین عارضی پورا کرنے میں امرائے اضلاع، مربیان کرام، اراکین مجالس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور تمام واقفین و واقفات عارضی جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں حصہ لیا، اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ اور آئندہ نئے سال میں نہ صرف ان اضلاع کو بلکہ دوسرے اضلاع کو بھی اس مبارک اور آسمانی تحریک کے تحت بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی۔ ربوہ)

دُعا کی قبولیت کا تعلق رُوحانی اخلاص سے ہوتا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

ہمیشہ یاد رکھو کہ یہ غلط ہے کہ دعا قبول نہیں ہوتی۔ اور یہ بھی غلط ہے کہ جو دعا بھی کی جائے قبول ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی روحانی سنتیں جسمانی سنتوں کے مطابق چلتی ہیں۔ تم خدا کی جسمانی سنت کو دیکھ لو۔ مثلاً ایک انسان ایک محنت کرتا ہے۔ یعنی زراعت کرتا ہے اور یہ کام جسم سے تعلق رکھتا ہے۔ اسی طرح دعا بھی ایک کام ہے جو روحانی اخلاص سے تعلق رکھتا ہے۔ زراعت میں انسان بیج ڈالتا ہے تو کبھی بہت اعلیٰ فصل ہوتی ہے لیکن کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ باوجود بیج ڈالنے کے کچھ پیدا نہیں ہوتا۔ پھر کبھی کھیتی کو کم پانی ملتا ہے تو خشک ہو جاتی ہے اور کبھی زیادہ ملتا ہے تو گل جاتی ہے۔ کبھی بیج ناقص ہوتا ہے تو کبھی بے موسم بویا جاتا ہے اور کبھی ایک دفعہ بونے کے بعد گھبرا کر دوبارہ بیج ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے اور اس طرح پہلے بیج کو بھی خراب کر دیا جاتا ہے اور بعد کا ڈالا ہوا بھی کام نہیں دیتا۔ کبھی فصل کو کیڑا لگ جاتا ہے کبھی چوہے خراب کر دیتے ہیں۔ غرضیکہ

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۸ صلح ۱۳۷۱ہش ۱۸۔ جنوری ۱۹۹۲ء

حسد سے گریز

یہ تو سب جانتے ہیں کہ حسد بڑا خطرناک مرض ہے۔ اور سب دوسروں سے کہیں گے کہ حسد نہیں کرنا چاہیئے۔ بعض اوقات کسی خاص شخص کا نام لے کر بھی کہا جاتا ہے وہ بڑا حسد کرتا ہے۔ لیکن ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہم کہتے تو دوسروں کو ہوں لیکن خود بھی اس مرض میں مبتلا ہوں۔ اور دل ہی دل میں ایسے خیالات رکھتے ہوں جنہیں حسد کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یعنی دوسروں کو نصیحت اور خود میاں فضیحت والی بات ہو۔ اس لئے لازمی بات ہے کہ ہمیں حسد کے تمام پہلوؤں پر غور کرتے رہنا چاہیئے۔ اور اپنے نفسوں کو ٹٹولنا چاہیئے کہ کہیں ہم بھی اس مرض میں مبتلا تو نہیں۔ حسد کی امکانی کیفیت کو دور کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم یہ جانتے ہوں کہ یہ مرض اللہ تعالیٰ کی ذات پر بے اعتمادی سے پیدا ہوتا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ فلاں چیز ملنی تو ہمیں چاہیئے تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے دے دی کسی اور کو۔ اور اب ایسا ہونا چاہیئے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے دی ہے اس سے تو چھوٹ جائے اور ہمیں مل جائے۔ گویا ہم اللہ تعالیٰ کی حکمت کو بھی شک و شبہ کی نظر سے دیکھتے اور اس کے عطا کرنے کے فعل کو بھی۔ اگر ہم یہ سمجھ جائیں کہ جو کچھ کسی کو ملتا ہے وہ خدا کی طرف سے ملتا ہے۔ کم از کم جو کچھ صحیح انداز میں ملتا ہے وہ خدا ہی سے ملتا ہے تو ہم میں حسد کے جذبات پیدا ہی نہیں ہو سکتے۔ حسد کے جذبات کی نفی کے طور پر ہمیں یہ بھی تو بتا دیا گیا ہے کہ محنت کرو اور پھل پاؤ۔ اللہ تعالیٰ انسان کو وہی کچھ دیتا ہے جس کے لئے وہ سعی کرتا ہے۔ کوشش کرنا انسان کا فرض ہے۔ اور دینا خدا کا کام ہے۔ وہی دیتا ہے اور جتنا چاہے دیتا ہے۔ شکر کرو تو اور دیتا ہے۔ اور دیتا ہی چلا جاتا ہے۔ جب تک کہ انسان ناشکرا نہ ہو جائے۔ اور ناشکرا بھی ہو جائے تو ایک حد تک تو پھر بھی دیتا ہی ہے۔

پس حسد کی بجائے محنت اور کوشش ہمارا خاصہ ہونا چاہیئے۔ سچی محنت کو خدا تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا۔ اور نہ صرف یہ کہ ضائع نہیں کرتا بلکہ پسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے۔ ایک حدیث میں بتلایا گیا ہے کہ سب سے پاکیزہ کھانا وہ ہے جو انسان اپنے ہاتھ سے کما کر کھاتا ہے۔ یہاں بھی محنت اور سچی محنت کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ پس حسد جو ایک مرض ہے اور جس کی بنیاد اللہ تعالیٰ پر بے اعتمادی ہے اس سے بچتے ہوئے ہمیں چاہیئے کہ ہم محنت کر کے کمائیں اور دوسروں سے بڑھنے کی کوشش کریں۔ دوسروں کے پاس چاہے کتنا کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ ہماری محنت ہمیں اس سے بھی زیادہ دلا سکتی ہے۔ اور اگر ایسا ہے اور واقعی ایسا ہے تو پھر کوئی حسد کی آگ میں کیوں جلے۔

نام لے کر خدا کا، کیجے کام
تاکہ ہو جائے اس کا نیک انجام
کام ہو جانا کوئی بات نہیں
نیک انجام ہے تو ہے انعام

ابوالاقبال

بدلے جو زمانہ تو بدل جاتے ہیں انداز
اے رونقِ مجلس تری مجلس ہے اک اعجاز

مَیں تو ترے پاس آ کے بھی رہتا ہوں بہت دُور
لے آتی ہے تجھ کو مرے گھر تک تری پرواز

مَیں وہ نہ رہوں گا جو نظر آتا ہے تجھ کو
دیکھے تو سہی میری طرف چشمِ فسوں ساز

اپنوں میں بھی میری تو پذیرائی نہیں ہے
پاؤ گے عدو کا بھی مجھے ہمدم و دمساز

چھپ چھپ کے مرا حال بہت غیر ہؤا ہے
اے کاش ہر اک شخص پہ کھل جائے مرا راز

کہتے ہیں ہجومِ غم و ہم راس ہے مجھ کو
شائد کہ مسرّت ہے مری، رنج کی غمّاز

یہ کس نے کہا ہے کہ مَیں دیکھوں نہ کسی سمت
آتی ہے کہاں سے مرے کانوں میں یہ آواز

گلیوں میں کسے ڈھونڈ رہا ہے دلِ ناداں
یوں گھومتے پھرتے بھی کبھی ملتے ہیں ہمراز

مَیں زندۂ جاوید نہ ہو جاؤں یہ ڈر ہے
ہر بات بنا دیتے ہیں میرے لئے اعزاز

مَیں نے تو نسیمؔ اپنے لئے کچھ نہیں مانگا
اپنایا ہے اوروں کے لئے فقر کا انداز

نسیمؔ سیفی

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"دیکھو انسان روٹی کھاتا ہے۔ جب تک سیری کے موافق پوری مقدار نہ کھا لے تو اس کی بھوک نہیں جاتی ... حفظِ جان کے واسطے وہ قدرِ محتاط جس سے زندہ رہ سکتا ہے۔ جب تک نہ کھائے اور نہ پئے نہیں بچ سکتا۔ یہی حال انسان کی دینداری کا ہے۔ جب تک اس کی دینداری اس حد تک نہ ہو کہ سیری ہو، بچ نہیں سکتا۔ دینداری تقویٰ، خدا کے احکام کی اطاعت کو اس حد تک کرنا چاہیئے جیسے روٹی اور پانی کو اس حد تک کھاتے اور پیتے ہیں جس سے بھوک اور پیاس چلی جاتی ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر ——— (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

بدیاں کیا ہیں؟

اب میں وہ بدیاں بیان کرتا ہوں جو انسانوں کے علاوہ دوسری مخلوق سے تعلق رکھتی ہیں۔

(۱) بدبودار چیزیں استعمال کرنا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بدبودار چیزیں کھانے سے ملائکہ کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور وہ ایسے انسان کے پاس نہیں آتے۔

(۲) بلاوجہ گھر میں کتا رکھنا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس گھر میں کتا ہو وہاں فرشتے نہیں جاتے۔

اب میں وہ بدیاں بیان کرتا ہوں۔ جو دوسرے جانوروں سے تعلق رکھتی ہیں۔

(۱) جانوروں کو بلاوجہ مارنا۔

(۲) جانوروں سے زیادہ کام لینا۔ اس برائی میں عام طور پر زمیندار مبتلا ہوتے ہیں۔ وہ جانور سے کام لیتے رہتے ہیں اور جب وہ کام دینے کے ناقابل ہو جاتا ہے اور مرنے لگتا ہے تو مذبح والوں کے پاس بیچ دیتے ہیں۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ ذبح کرنا ناجائز ہے بلکہ یہ کہ اس طرح کام لینا کہ وہ تکلیف سے کام کے ناقابل ہو جائے یہ ناجائز ہے۔

(۳) جانوروں کو کھانا کم دینا اور کام زیادہ لیتے رہنا۔ اس برائی میں زمیندار نہیں مبتلا ہوتے دوسرے ہوتے ہیں۔ زمینداروں کو تو دیکھا ہے کہ وہ خود بھوکے رہ لیں گے۔ مگر جانوروں کے چارے کا ضرور انتظام کریں گے۔ مجھے زمینداروں کا یہ فقرہ بہت پسند آتا ہے کہ جب قحط پڑتا ہے تو یہ نہیں کہتے کہ ہمارے کھانے کے لئے کچھ نہیں رہا بلکہ یہ کہتے ہیں کہ چارہ نہیں رہا۔

(۴) بیمار جانور کا علاج کرنا

(۵) بیمار جانوروں کی تعذیب۔ داغ دینا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ دیکھا ایک گدھے کے منہ پر نشان لگا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا یہاں مت لگاؤ۔ کیونکہ اس جگہ حس زیادہ تیز ہوتی ہے۔ اگر نشان لگانا ہی ہے تو پیٹھ پر لگا دو۔

(۶) جانوروں کی سردی گرمی کا خیال نہ رکھنا

(۷) جانوروں کے شہوانی جذبات کا خیال نہ رکھنا۔ جانوروں میں بھی ایسے ہی قویٰ ہوتے ہیں جیسے انسانوں میں اس لئے یا تو ان کی شہوت دور کرنے کا انتظام کرنا چاہیئے یا کوئی اور تدبیر کرنی چاہیئے۔

(۸) اولاد کی وجہ سے دکھ دینا یعنی ان کے سامنے ان کے بچوں کو ذبح کرنا یا بھوکے رکھنا یا کسی اور طریق سے دکھ دینا۔

اب میں تیسری قسم کی بدیاں بیان کرتا ہوں جو قومی بدیاں ہیں۔

(۱) فحش کی اشاعت کرنا۔ اگر کوئی شخص لوگوں میں یہ کہتا پھرتا ہے فلاں شخص جھوٹا ہے تو یہ صرف دوسرے انسان سے تعلق رکھنے والی بدی نہیں بلکہ قومی بدی ہے۔ کیونکہ جس قوم میں یہ اعلان ہوتا رہے کہ اس میں جھوٹ بولنے والے بھی ہیں اس میں جھوٹ کی عظمت مٹ جاتی ہے اور اس میں یہ بدی پھیلنے لگتی ہے۔ میرے نزدیک فحش کی اشاعت خودکشی ہے۔

(۲) نفسانیت۔ جب قوم کے فوائد کے مقابلہ میں اپنے فوائد ٹکرائیں تو اپنے فوائد کو مدنظر رکھنا قومی فوائد کو نظرانداز کر دینا قومی برائی ہے۔

(۳) فسق و فجور۔ جیسے کنچنیوں کا پیشہ بیٹھنا یا علی الاعلان شراب پینا۔

(۴) قومی فرائض کی ادائیگی میں سستی کرنی۔

(۵) تربیت اولاد کی طرف توجہ نہ کرنا

(۶) تعلیم اولاد کی طرف توجہ نہ کرنا۔ جو لوگ ان باتوں کی طرف توجہ نہیں کرتے وہ قوم کو تباہ کرتے ہیں کیونکہ اولاد نے ہی آگے قوم بننا ہوتا ہے۔

(۷) غلاظت۔ یہ پہلے بھی بیان کی گئی ہے وہاں اس لئے بیان کی گئی تھی کہ اس سے لوگوں کو بُو آتی ہے اور تکلیف ہوتی ہے لیکن یہاں اس لئے اسے بیان کیا گیا ہے کہ اس سے بیماریاں بھی پیدا ہوتی ہیں جن سے قوم تباہ ہوتی ہے۔

(۸) ذمہ داری کے احساس کا فقدان۔ فقدان کے معنے ہیں کسی چیز کا نہ پایا جانا۔ یعنی انسان یہ محسوس نہ کرے کہ میرے اوپر جو کام تھا اس کا کرنا میرا فرض تھا۔

(۹) کام یا ذمہ داری کو پورا نہ کرنے اور نقصان ہو جانے کی صورت میں برداشت نہ کرنا۔ خواہ غلطی سے کام نہ کیا ہو۔ یا جان بوجھ کر۔

(۱۰) مہمانداری کے جذبے کا نہ ہونا۔ یہ بھی قومی بدی ہے۔

(۱۱) تجارت میں فریب کرنا بھی قومی بدی ہے۔ میں یہ بیان کر رہا تھا کہ تجارت میں فریب کرنا بھی قومی بدی ہے کیونکہ اس سے قوم کا اعتبار اٹھ جاتا ہے۔ میں جب کشمیر گیا تو میں نے تحقیقات کی کہ چاندی کے برتنوں اور شال وغیرہ کی تجارت جو ایک کروڑ کی تھی لوگوں کی بددیانتی کی وجہ سے اب صرف ستر لاکھ کی رہ گئی ہے۔

(۱۲) کارکنوں پر بے تعلق آدمیوں کے سامنے نکتہ چینی کرنا۔

(۱۳) بغیر کسی کا نام لئے قوم کی عام بدی کا اعلان۔ مثلاً یہ کہنا۔ ہم نے بڑے فریب کرنے والے لوگ دیکھے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ قوم ایسی ہی ہو جاتی ہے

(۱۴) قومی اغراض میں مدد دینے سے دریغ کرنا۔

(۱۵) جن لوگوں سے قوم کو نقصان پہنچے۔ ان سے دوستی اور تعلق رکھنا۔

(۱۶) حکومت یا جماعت کے کارکنوں سے تعاون نہ کرنا۔

(۱۷) اطاعت کی کمی۔

اب میں وہ بدیاں بیان کرتا ہوں جو خداتعالیٰ سے تعلق رکھتی ہیں۔

(۱) بلاوجہ قسم کھانا۔ مجسٹریٹ کے سامنے قسم کھانی پڑے یا کوئی اور ایسا اہم معاملہ ہو جس کے متعلق قسم کھانا ضروری ہو۔ تو قسم کھا سکتا ہے۔ ورنہ یونہی قسم کھانا گویا خداتعالیٰ کے نام کی تخفیف کرنا ہے۔

(۲) مایوسی۔ کہ اب میری مشکلات دور نہیں ہو سکتیں۔ یہ خداتعالیٰ پر بدظنی کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔

(۳) دل میں گندگی جمع کرنا۔ خداتعالیٰ نے اس لئے دل پیدا کیا ہے کہ اسے اپنا گھر بنائے اسی لئے دل بیت اللہ کہلاتا ہے۔ اور جو دل کو خراب کرتا ہے۔ وہ گویا خدا کو اس کے گھر میں آنے سے روکتا ہے۔

(۴) احکام شریعت کا انکار

(۵) پانچویں بدی عقائد باطلہ ہیں مثلاً شرک وغیرہ۔

(۶) چھٹی بدی تمام عقائد حقہ کا انکار ہے مثلاً خداتعالیٰ کا۔ ملائکہ کا۔ رسولوں کا۔۔۔ الہام کا۔ بہشت کا۔ دوزخ کا انکار۔

(۷) ساتویں بدی احکام شریعت کا خواہ وہ عبادت کے متعلق ہوں یا تمدن کے متعلق، توڑنا۔ جیسے نماز نہ پڑھنا ( ) ورثہ کے متعلق جو احکام ہیں ان کی تعمیل نہ کرنا۔ اخلاق کی پابندی نہ کرنا۔ کیونکہ جب ان احکام کو خداتعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کر لیا ہے تو ان کو توڑنا گویا اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنا ہے۔ پس جس طرح ان امور کی پرواہ نہ کرنے سے بندوں کو تکلیف ہوتی ہے خداتعالیٰ کی بھی ناراضگی ہوتی ہے۔

(۸) آٹھویں بدی خداتعالیٰ سے محبت میں کمی ہے۔

(۹) نویں بدی خداتعالیٰ اور رسول کی بے ادبی ہے۔

(۱۰) جس قدر بدیاں دوسروں سے تعلق رکھتی ہیں۔ وہ خداتعالیٰ کے متعلق بھی ہیں۔ مثلاً ناشکری ہے یہ انسانوں کے متعلق بھی ہوتی ہے۔ اور خداتعالیٰ کے متعلق بھی ہو سکتی ہے اسی طرح اور بھی کئی باتیں ہیں۔

اس مضمون کا دوسرا حصہ مورخہ ۱۴؍جنوری کے اخبار میں شائع ہوا ہے جو دراصل اس کے بعد شائع ہونا چاہیئے تھا۔

(۷) بزدلی۔ بزدلی کا دل میں پیدا ہونا گناہ ہے۔ خواہ اس کے اظہار کا کبھی موقعہ آئے یا نہ آئے۔

(۸) حسد۔ یعنی دوسرے کے متعلق یہ خیال کرنا کہ اس کی چیز جاتی رہے اور مجھے مل جائے۔

(۹) بے صبری۔ یعنی مسائل پر گھبرا جائے اور جو کام اسے کرنا ہو وہ نہ کر سکے۔

(۱۰) دُون ہمتی۔ انسان اپنے لئے بڑے مقصد قرار نہ دے بلکہ چھوٹے چھوٹے قرار دے۔ یہ برائی بھی بڑی تباہی کا موجب ہوتی ہے۔ یہ خصوصاً بادشاہوں اور امراء کے لئے سخت تباہی کا باعث ہے۔ کیونکہ ان کی کم ہمتی سے ان کی رعایا بھی کم ہمت ہو جاتی ہے۔

(۱۱) چاپلوسی۔ یونہی کسی کو خوش کرنے کے لئے باتیں بنانا چاپلوسی ہے۔ امراء کے نوکروں میں یہ بدی بہت زیادہ ہوتی ہے۔

(۱۲) ناشکری۔ اس سے دل میں کسی کے احسان کی قدر نہ ہونا مراد ہے۔

(۱۳) بے استقلالی۔ ایک کام اختیار کرنا اور بغیر سرانجام دیئے چھوڑ دینا بے استقلالی ہے۔

(۱۴) سستی۔ اس کی وجہ سے انسان کام ہی نہیں کرتا۔

(۱۵) غفلت۔

(۱۶) حق کا انکار۔

(۱۷) حق کے اقرار کی جرأت کا فقدان۔

(۱۸) ناجائز نزاکت۔ یعنی وہ وجود جنہیں نزاکت نہ کرنی چاہیئے وہ کریں یا کوئی اس حد تک نزاکت کرے کہ عمل سے ناکارہ ہو جائے۔

(۱۹) جہالت۔ یعنی علم حاصل نہ کرنا۔

(۲۰) حرص۔ اس میں مبتلا ہونا بھی برائی ہے۔

(۲۱) ریاء۔ یعنی لوگوں کو دکھانے کے لئے کام کرنا۔

(۲۲) بدخواہی۔ دل میں دوسرے کے نقصان کی خواہش رکھنا۔

(۲۳) ہمت ہار بیٹھنا۔ ذرا مشکل کا سامنا ہوا۔ اور کام چھوڑ دیا۔ یہ بھی خاص طور پر امراء کی بدی ہے۔

(۲۴) بدی سے محبت۔ یعنی بدی کو دیکھ کر برا نہ منانا بھی گناہ ہے۔

(۲۵) ہر قسم کا نشہ بھی بدی ہے۔ اس میں شراب۔ افیون۔ بھنگ۔ نسوار۔ چائے۔ حقہ سب چیزیں شامل ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ کالم

س۔ حضرت اماں جان کی وفات کب ہوئی۔

ج۔ حضرت اماں جان نصرت جہاں بیگم صاحبہ ۲۰۔ اپریل ۱۹۵۲ء کو اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئیں۔

س: حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کو حضرت اماں جان کے رشتہ زوجیت میں لانے کے متعلق (اللہ تعالیٰ نے کیا بتایا)

ج۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کو حضرت اماں جان کے رشتہ سے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا۔ سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے تیرے لئے صہر اور نسب بنایا۔

س۔ حضرت اماں جان کا نکاح کب اور کہاں ہوا۔

ج۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے ساتھ حضرت اماں جان کے نکاح کا ۱۷ نومبر ۱۸۸۴ء کو خواجہ میر درد کی مسجد واقع دہلی میں نماز عصر و مغرب کے درمیان گیارہ سو روپیہ مہر پر اعلان شمس العلماء مولوی سیّد نذیر حسین صاحب محدّث دہلوی نے کیا۔

س۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں حضرت اماں جان کا کیا مقام تھا۔

ج۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں حضرت اماں جان کا مقام حضرت بانیٔ سلسلہ کے اس ( ) سے ظاہر ہے "میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے اہل کے ساتھ"

س۔ منارہ کی تحریک پر حضرت اماں جان نے کس قدر مالی قربانی پیش کی۔

ج۔ منارہ کی تعمیر کی تحریک پر حضرت اماں جان نے ایک ہزار روپیہ کا وعدہ لکھوایا۔ جو آپ نے ایک مکان کی فروخت سے پورا کیا۔

س۔ مسز روزویلٹ (سابق صدر امریکہ کی اہلیہ) کو قرآن مجید کا تحفہ کب پیش کیا گیا۔

ج۔ حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی زیر قیادت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ایک وفد نے لاہور جاکر مسز روزویلٹ سے ملاقات میں قرآن مجید مترجم انگریزی کا تحفہ پیش کیا۔

س۔ محترمہ فاطمہ جناح کو کب قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا۔

ج۔ ۹۔ مارچ ۱۹۵۲ء کو حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی سرکردگی میں لجنہ کے ایک وفد نے لائل پور (فیصل آباد) جاکر بانیٔ پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ جناح سے ملاقات کے دوران انگریزی ترجمۃ القرآن تحفۃً پیش کیا۔

س۔ جامعۃ المبشرین کی عمارت کے لئے مستورات نے کتنا حصہ لیا۔

ج۔ جامعۃ المبشرین کی عمارت کے لئے کئی لجنات نے بھی حصّہ لیا۔

س۔ حضرت سیّدہ ام داؤد صاحبہ نائب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی وفات کب ہوئی۔

ج۔ ۸ ستمبر ۱۹۵۳ء کو نائب صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ حضرت سیّدہ ام داؤد صاحبہ کا انتقال ہوا۔ آپ نے لجنہ کی ترقی میں بہت بڑا کردار ادا کیا۔ جس میں سب سے بڑا کام جلسہ سالانہ پر آنے والی خواتین کے لئے حسنِ انتظام تھا۔

س۔ جماعت احمدیہ کے خلاف مخالفت کا شدید طوفان کب اٹھا۔

ج۔ جماعت احمدیہ کی مخالفت کی رو ۱۹۵۲ء میں شروع ہو چکی تھی۔ لیکن ۱۹۵۳ء کے اوائل میں اپنے عروج پر پہنچی۔ مارچ ۱۹۵۳ء میں لاہور میں مارشل لاء کا نفاذ ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جماعت کی حفاظت فرمائی۔

س۔ لجنہ اماء اللہ ربوہ کی تشکیل کب ہوئی اور پہلی صدر کون مقرر ہوئیں۔

ج۔ ۲۳ جنوری ۱۹۵۳ء کو لجنہ اماء اللہ ربوہ کی تشکیل ہوئی۔ پہلی صدر صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ مقرر ہوئیں اور اب تک آپ اسی عہدہ پر فائز ہیں۔

س۔ برقعہ کی اصلاح کے لئے لجنہ نے کیا تجاویز منظور کیں۔

ج۔ برقعہ کی اصلاح کے لئے حسب ذیل تجاویز لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے منظور کیں۔

(۱) خوشنما برقعہ نہ پہنا جائے۔ (۲) آستینیں ضرور لگائی جائیں۔ (۳) اونچی تکون کا نقاب نہ ہو۔ (۴) برقعہ بے حد تنگ نہ ہو۔ (۵) تیرہ چودہ سال عمر کی لڑکیوں کے والدین کو مجبور کیا جائے کہ وہ اپنی لڑکیوں کو چادر یا برقعہ پہنا کر باہر بھیجا کریں۔

س۔ جرمن زبان میں ترجمہ قرآن کریم کب شائع ہوا۔

ج۔ جرمن زبان میں ترجمہ قرآن کریم کا ۱۴ فروری ۱۹۵۴ء کو سوئٹزرلینڈ میں پہلا ایڈیشن شائع ہوا۔

س۔ سیّدنا حضرت فضل عمر پر قاتلانہ حملہ کب ہوا۔ اس پر لجنہ اماء اللہ کا ردّعمل کیا تھا۔

ج۔ ۱۰ مارچ ۱۹۵۴ء بعد نماز عصر بیت المبارک ربوہ میں حضرت فضل عمر پر ایک بدبخت نے چاقو سے حملہ کیا جس سے حضور کی گردن پر تین انچ گہرا زخم آیا۔ لجنہ اماء اللہ نے ۲۲۔ مارچ ۱۹۵۴ء کو اپنے اجلاس عام میں قرارداد مذمت پاس کی آپ کی صحت کے لئے دعائیں کی گئیں۔ اور صدقات دیئے گئے۔

س۔ لوائے احمدیت کی تیاری میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے دست مبارک پر بیعت کرنے والی خواتین نے کیا حصّہ لیا۔

ج۔ لوائے احمدیت کے لئے کپاس کے بیلنے میں بیس خوش نصیب خواتین نے حصہ لیا۔

س۔ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان میں سیلاب کے مصیبت زدگان کی لجنہ نے کس قدر امداد کی ۱۹۵۴ء۔

ج۔ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان میں سیلاب کے متاثرین کی بذریعہ نقدی کھانے اور کپڑوں سے مدد کی گئی۔

س۔ سیّدنا حضرت فضل عمر علاج کے لئے یورپ کب تشریف لے گئے۔

ج۔ ۲۶۔ مارچ ۱۹۵۵ء کو لاہور سے کراچی بذریعہ ٹرین تشریف لے گئے۔ وہاں سے ۲۹، ۳۰ کی درمیانی شب بذریعہ ہوائی جہاز تشریف لے گئے اور ۲۵ ستمبر کو بخیریت واپس تشریف لائے آپ کی چاروں حرم آپ کے ساتھ گئیں۔

س۔ حضرت سیّدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی عدم موجودگی میں جنرل سیکرٹری کون تھیں۔

ج۔ سیّدہ نصیرہ بیگم صاحبہ۔

س۔ سیّدنا حضرت فضل عمر کی یورپ سے مراجعت پر لجنہ نے خیر مقدم میں کس قدر حصّہ لیا۔

ج۔ حضور کی بخیر و عافیت واپسی پر لجنہ

باقی صـ پر

روزنامہ جنگ لاہور کا اداریہ

"انسانی حقوق کے تحفظ کی ضرورت"

ممتاز سماجی کارکن مولانا عبدالستار ایدھی نے کہا ہے کہ پاکستان میں انسانی حقوق کی پامالی اس قدر بڑھ چکی ہے۔ کہ اگر قائد اعظم زندہ ہوتے تو بے اختیار کہہ اٹھتے کہ ہمیں ایسے پاکستان کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیوں کہ یہاں علاقائیت، لسانیت اور مذہب کی آڑ میں انسانوں کا خون ہو رہا ہے۔ شائد بدقسمتی سے پاکستان لوٹنے کے لئے بنا تھا۔ دو سو خاندان لوٹ رہے ہیں۔ ملک ٹوٹا تو انہیں کی وجہ سے ٹوٹے گا۔ اسی تعلق میں انہوں نے یہ بھی کہا لاہور میں چندہ اکٹھا کر سکتا ہوں۔ کراچی میں نہیں۔ کیونکہ وہاں کے لوگ اور رہنما اندھے ہو چکے ہیں۔ ملک میں پائی جانے والی اقتصادی لوٹ کھسوٹ سیاسی بنیادوں پر مراعات وسائل اور ملازمتوں کا حصول قومی وسائل میں سیاست دانوں اور نوکر شاہی کی خورد برد رشوت، سفارش اور اقربا پروری کے بدترین مظاہرے اور دولت کے ارتکاز نے عام آدمی کے لئے آزادی ایسی نعمت کو بے وقعت بنا دیا ہے۔ حالانکہ پاکستان کا مقام برصغیر کے مسلمانوں کو معاشی ناہمواریوں سے نجات دلانے اور روحانی اقتدار کے تحفظ کے لئے عمل میں آیا تھا۔ محض ایک خطہ زمین کا حصول مقصد نہ تھا۔ ان مقاصد سے انحراف کے نتیجہ میں لسانی، صوبائی اور علاقائی عصبیتوں نے قوم کا شیرازہ منتشر کیا۔ ملک کا ایک حصّہ ہم سے کٹ گیا۔ اور باقی حصّے میں بھی عام آدمی کے حقوق اور جان و مال کا تحفظ ایک مسئلہ بنا ہوا ہے۔ پے در پے مارشل لاء کے نفاذ نے جمہوریت کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ شروع سے مراعات یافتہ طبقہ اور جاگیر دار طبقہ قیادت اور سیاست پر مسلط چلا آرہا ہے۔ عام آدمی کی مایوسیاں اور محرومیاں بدستور ہیں۔ مولانا ایدھی کے خیالات حکمرانوں اور عوام دونوں کے لئے انتباہ کا درجہ رکھتے ہیں۔ ایک آزاد ملک کے بنیادی مقاصد کو فراموش کر دیا جائے۔ تو اس کی بقاء کا جواز از خود ختم ہو جاتا ہے۔

(اداریہ روزنامہ جنگ لاہور
۱۲ جنوری ۱۹۹۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہدایت زمانی (لنڈن)

تیزابی بارش کے مُضر اثرات

کُرۂ ارض کی فضا میں تیزاب کی آلودگی بڑی سرعت کے ساتھ پھیل رہی ہے۔ موٹر کاروں، لاریوں اور فیکٹریوں وغیرہ سے جو دھُواں اُٹھتا ہے وہ فضا میں معلق رہتا ہے اور پھر بارش، برف، کہُر اور دھُند کے ساتھ مل کر فصلوں اور بلڈنگوں پر تیزابی بارش کی صُورت میں گرتا ہے۔ جس کی وجہ سے دُنیا بھر میں فصلیں تباہ ہو رہی ہیں۔ جنگلات ختم ہو رہے ہیں۔ پرند چرند گھٹن کی وجہ سے دم توڑ رہے ہیں۔ دریاؤں، جھیلوں وغیرہ میں آبی جانور مَر رہے ہیں۔ اور انسانوں کی صحتوں پر بھی برا اثر پڑ رہا ہے۔

تیزابی بارش دنیا کے لیئے کوئی نیا مسئلہ تو نہیں۔ مگر اس دَور میں انسان کی بے اعتدالی کی وجہ سے یہ مسئلہ روز بروز گھمبیر بنتا جا رہا ہے اور اب سائنسدان سوچنے پر مجبُور ہو گئے ہیں۔ کیونکہ اب یہ انسانی جانوں کے ضیاع کا موجب بھی بن رہا ہے۔

جب ایندھن جلایا جاتا ہے۔ چاہے وہ لکڑی کی صورت میں ہو۔ کوئلہ کی صورت میں یا پٹرول کی صورت میں اس کے نتیجہ میں دھُواں پیدا ہوتا ہے ایندھن کا ایک جزو گندھک ہے جو ہوا میں موجود آکسیجن سے مل کر سلفر ڈائی آکسائڈ گیس بناتا ہے اسی طرح نائٹروجن بھی آکسیجن کے ساتھ مل کر نائٹروجن آکسائڈ گیس بناتی ہے یہ دونوں مُضر گیسیں دھُوئیں کے ساتھ مل کر فضا میں بکھرتی ہیں۔ جب بارش ہوتی ہے تو گیسیں پانی کے ساتھ سلفیورک ایسڈ (گندھک کا تیزاب) اور نائٹرک ایسڈ کی صورت میں دوبارہ زمین پر آتی ہیں۔

نوّے فیصد سے زیادہ

ایک اندازے کے مطابق فضا میں موجود سلفر ڈائی آکسائڈ گیس کا نصف حصہ قدرتی ذرائع یعنی آتش فشاں پہاڑوں اور چیزوں کے گلنے سڑنے کی وجہ سے ہوتا ہے مگر بقیہ نصف حصہ انسان کے ایندھن جلانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ صنعتی شہروں کی فضا میں، کاروں، لاریوں اور فیکٹریوں کی وجہ سے بعض دفعہ یہ گیس فضا میں ۹۰ فیصد سے بھی زیادہ موجود ہوتی ہے۔

یہ گیس تیزاب کی بارش کی صورت میں جب عمارتوں پر پڑتی ہے تو ان کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اور نہ صرف اینٹ اور پتھر بلکہ چمڑے، کاغذ اور کپڑے سے بنی ہوئی چیزوں کی پائیداری کو بھی ختم کر دیتی ہے۔ بلکہ دھاتوں سے بنی ہوئی اشیاء خاص طور پر لوہے کو بھی آہستہ آہستہ کھا جاتی ہے۔ نیز زمین میں تیزابی مادہ زیادہ ہونے کی صورت میں فصلوں کو نقصان پہنچتا ہے۔ اور جنگلات کو بھی ختم کر دیتا ہے۔ آج سے تقریباً دس سال پہلے یہ بات نوٹ کی گئی کہ صرف جرمنی، آسٹریا، پولینڈ، چیکوسلواکیہ اور رومانیہ کے ممالک میں ساڑھے سولہ ملین ایکڑ میں پھیلے ہوئے جنگلات تیزابی بارش سے یا تو تباہ ہو چکے ہیں۔ یا انہیں ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ آہستہ آہستہ درختوں کے پتّے جھڑ جاتے ہیں۔ چھال بھی متاثر ہوتی ہے۔ لکڑی کو کیڑا لگ جاتا ہے۔ مگر یہ سارا عمل بہت آہستہ آہستہ ہوتا ہے اور انسان کو اسی وقت پتہ چلتا ہے۔ جب تمام جنگل کے پودے اس سے بُری طرح متاثر ہو چکے ہوتے ہیں۔

آٹھ سے پچاس فیصد

جرمنی میں کئے گئے ایک سروے کے مطابق ۱۹۸۲ء تک آٹھ فیصد درخت ان بیماریوں سے متاثر ہوئے تھے۔ مگر دُو سال کے عرصہ میں یہ تعداد بڑھ کر پچاس فیصد ہو گئی تھی۔

دریا اور جھیلیں بھی تیزابی بارش سے بری طرح متاثر ہوتی ہیں۔ پانی میں تیزابی مادہ زیادہ ہونے کی وجہ سے مچھلیاں اور دیگر جانور مر جاتے ہیں۔ خاص طور پر تیزاب زمین میں موجود دھاتوں پر اثر انداز ہوتا ہے اور ان دھاتوں کو بہا کر دریاؤں اور جھیلوں میں لے جاتا ہے اور اس طرح پانی کے جانور اور پودے متاثر ہوتے ہیں۔ مثلاً ایلومینیم دھات کی وجہ سے مچھلیاں پانی میں سانس نہیں لے سکتیں اور دم گھٹ کر مَر جاتی ہیں۔

رابرٹ سمتھ پہلا برطانوی سائنسدان تھا جس نے ۱۸۷۲ء میں اس خیال کا اظہار کیا۔ کہ فیکٹریوں کے دھوئیں کی وجہ سے فضا میں جو آلودگی پیدا ہو رہی ہے وہ نباتات کو متاثر کر رہی ہے

"ایسڈ بارش" کو کم کرنے کے لئے کئی ایک احتیاطی تدابیر ضروری ہیں۔ ان میں سے ایک تو یہ ہے کہ کوئلہ وغیرہ ایندھن کو جلانے سے پہلے گندھک سے پاک کر دیا جائے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ فیکٹریوں اور کاروں وغیرہ سے یہ دھُواں نکلتا ہے اسے فلٹر میں سے گذارا جائے تاکہ ان گیسوں کا اخراج کم ہو۔ بعض حکومتیں اب اس بات پر مجبور ہو گئی ہیں کہ وہ سلفر ڈائی آکسائڈ کو کم کریں۔ چنانچہ ایک معاہدہ کے تحت یورپین ممالک اس بات کی کوشش میں ہیں کہ اگلے سال تک اس گیس میں ۳۰ فیصد کمی ہو جائے کینیڈا کی حکومت تو اس کے اخراج میں ۵۰ فی صد کمی کرنے کی سر توڑ کوشش میں ہے۔ اور اب ملاحظہ فرمایئے۔ مختلف ملکوں میں تیزابی بارش کے اثرات:۔

برازیل

برازیل کا جنوب مشرقی حصہ بہت متاثر ہوا ہے۔ درختوں کے صرف پنجر باقی رہ گئے ہیں۔ پانیوں میں مچھلیاں دَم توڑ گئی ہیں۔

چین

چین کا شمار دنیا بھر میں سلفر ڈائی آکسائڈ گیس فضا میں چھوڑنے والے ممالک میں تیسرے نمبر پر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ملک میں جو کوئلہ جلایا جاتا ہے وہ گندھک سے پاک کئے بغیر جلایا جاتا ہے۔

چیکوسلواکیہ

ملک کے وسطی حصے میں تیزابی بارش کے اثرات نمایاں ہیں۔ اس علاقہ میں بسنے والے لوگ خاص طور پر چھوٹے بچے تنفس کی بیماریوں میں مبتلا ہیں۔

فرانس

فضا میں موجود تیزابی گرد درختوں اور نباتات پر جمنے کی وجہ سے ملک کے شمالی اور مشرقی حصے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ اور ان علاقوں میں نباتات تیزی سے ختم ہو رہی ہیں۔

انڈیا

انڈیا میں بھی کوئلہ بطور ایندھن استعمال کیا جا رہا ہے اور روز بروز اسی کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ گذشتہ ۲۰ سالوں میں سلفر ڈائی آکسائڈ گیس کی مقدار میں تین گناہ اضافہ ہو گیا ہے۔

جاپان

ٹریفک اور انڈسٹریز کی وجہ سے جاپان میں ایک وقت میں سلفر ڈائی آکسائڈ کی وجہ سے فضا بہت زیادہ آلودہ تھی، مگر اب حکومت نے کڑے قوانین بنا دیئے ہیں۔ جن کی وجہ سے شہروں میں آلودگی کم ہو گئی ہے۔

میکسیکو

میکسیکو شہر میں فضا میں آلودگی دنیا بھر کے شہروں سے زیادہ ہے بعض دفعہ تو یہ حال ہوتا ہے کہ شہر میں چند گز کے فاصلے تک کچھ نظر نہیں آتا۔

پولینڈ

پولینڈ میں بھی زیادہ تر کوئلہ جلایا جاتا ہے۔ جس میں گندھک کی وافر مقدار موجود ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے ملک بھر کی فضا آلودہ ہے اور ملک کے بعض حصّوں میں لوگوں کی صحتوں پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے اور بیماریاں بڑھ رہی ہیں۔

سویڈن

سویڈن پہلا ملک ہے جس نے تیزابی بارش پر سب سے پہلے ریسرچ کی۔ اس ملک میں ۱۸ ہزار جھیلیں متاثر ہوئی ہیں۔

سوئٹزرلینڈ

سوئٹزرلینڈ میں فضائی کثافت کا بیشتر حصہ ہمسایہ ممالک سے آتا ہے اور ملک کے کل رقبہ کا چوتھائی حصہ جو جنگلات پر مشتمل ہے بری طرح متاثر ہوا ہے۔

انگلستان

یورپی ممالک میں سب سے زیادہ فضائی آلودگی کا ذمہ دار انگلستان ہے یہ کثافت ہمسایہ ممالک میں جاتی ہے جس کی وجہ سے ان کو شکایات پیدا ہونا لازمی ہے۔

انگلستان میں سب سے پہلے ۱۹۵۶ء میں "صاف ہوا ایکٹ" لاگو کیا گیا تھا کیونکہ ۱۹۵۲ء کے لگ بھگ لندن میں دھُند میں ملی کثافت کی وجہ سے ہزاروں افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں

ریاستہائے متحدہ امریکہ

امریکہ فضائی کثافت پیدا کرنے والے ممالک میں دوسرے نمبر پر ہے۔ یہاں بھی اب عوام میں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اور حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرائی جا رہی ہے۔

یُو۔ ایس۔ ایس۔ آر

روس دنیا بھر میں سب سے زیادہ سلفر ڈائی آکسائڈ گیس فضا میں بکھیرنے کا ذمہ دار ہے۔ مگر دیگر ممالک کی طرح اب یہاں بھی فضائی آلودگی کم کرنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ (ہفت روزہ لاہور ۱۸ جنوری سنہ ۱۹۹۲ء)

کیا آپ نے اور آپ کے بچوں نے وقف جدید کے لئے وعدہ پیش کر دیا ہے؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جسٹس (ریٹائرڈ) جاوید اقبال

کس نے کیا کہا

سید جمال الدین افغانی کا قول ہے کہ مسلمانوں کو مغربی اقوام کی قوت و طاقت کا راز جاننا چاہئے کیونکہ ایسی آگاہی کی صورت میں ہی وہ ہر میدان میں ان کا مقابلہ کر سکنے کے اہل ہو جائیں گے مغربی اقوام کی قوت کا راز سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی ہے جو تعلیم کو عام کر دینے سے انہیں حاصل ہوئیں۔ مسلمان اس دوڑ میں ابھی بہت پیچھے ہیں۔ ستم تو یہ ہے کہ مشرق بعید کی اقوام مثلاً چین، جاپان کوریا یا تائیوان جن کے لئے یورپی ذرائع ابلاغ نے زرد خطرے کی اصطلاح وضع کی تھی وہ تو سائنس اور ٹیکنالوجی کے راز سے باخبر ہو کر معیشت کے میدان میں مغربی اقوام کے سامنے ڈٹ گئے لیکن مسلم اقوام اجتماعی طور پر تاحال اس مرتبے تک نہیں پہنچ سکیں۔ ایک زمانہ تھا جب چینیوں کو افیونچیوں کی قوم کہا جاتا تھا۔ یعنی وہ ہم سے بھی گئے گزرے تھے۔ مگر اب دیکھئے کہ وہ کہاں تک پہنچ چکے ہیں اور ہم کہاں کھڑے ہیں۔ کیا بنیاد پرستی کے فروغ سے ہم اپنے بنیادی مسائل حل کر سکتے ہیں۔ ہمارے بنیادی مسائل یہ ہیں۔

ہر مسلم قوم کا سب سے اول مسئلہ غربت اور افلاس ہے۔ دوسرے درجے پر تعلیم نہ ہونے کے سبب جہالت کا دور دورہ ہے۔ تیسرے درجے پر آبادی کا بلاقید پھیلاؤ ہے۔ چوتھے درجے پر طبی سہولتوں کا فقدان ہے۔ پانچویں درجے پر جاگیرداری نظام کے تسلط کے سبب ذہنیتیں تغیر کے تصور کو قبول کرنے سے انکاری ہیں۔ چھٹے درجے پر صنعتی انقلاب لانے کی کوششیں کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوتیں چونکہ توانائی اور سرمایہ کا فقدان ہے۔ ساتویں درجے پر اس انسانی آزادی کے عہد میں یہاں محکومی کا سیاسی نظام نافذ ہے یہ سیاسی نظام خواہ جمہوریت کی شکل اختیار کرے خواہ آمریت کی خواہ بادشاہت کی۔ عام مسلمان کے نصیب میں محکومی ہی ہے، آزادی نہیں۔

یہ حقیقت بھی واضح ہے کہ دنیائے اسلام میں اس وقت یا تو بادشاہتیں قائم ہیں یا آمریتیں۔ جہاں جمہوری حکومتیں ہیں وہاں بھی انسانی حقوق کا تحفظ نہیں بلکہ عموماً پامالی کی شکایات ہی سننے میں آتی ہیں۔

آٹھویں درجے پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ دنیا کی ہر قوم کا انسانی حقوق کے تحفظ سے متعلق ریکارڈ خراب ہے۔ مگر یہ بھی وثوق سے کہا جا سکتا ہے کہ اس سلسلے میں مسلم ممالک کا ریکارڈ بھی قطعی طور پر قابل تحسین نہیں۔ ہم کمزور ہیں۔ مغربی اقوام طاقتور ہیں وہ عالمی سیاسی اقتصادی اور تکنیکی طور پر ہم پر حاوی ہیں۔

اور اب ہماری تو یہ کیفیت ہے۔ بقول اقبال ؎

پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

اور یہ صورت بھی اسی لئے پیدا ہوئی کہ پہلے تو عراق ایران سے دست وگریباں ہوا اور بعد ازاں عربوں نے آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنا شروع کر دیں۔ نویں درجے پر آج کل کے بین الاقوامی معاشرے میں مسلمان کی شناخت کا مسئلہ ہے۔ امریکہ میں کسی سکول کے بچوں سے سوال کیا گیا کہ ان کے سامنے اسلام کا لفظ بولا جائے تو آپ کو کیا شکل نظر آئے گی۔ اکثر بچوں کا جواب تھا "ایک تخریب کار" ہیروئن فروش، ایٹمی ہتھیار بنانے کے لئے پرزے چوری کرنے والا، اپنی عورتوں کو گھر کی چار دیواری اور پردے میں رکھ کر مغربی ممالک میں جا کر عیاشی کرنے والا"۔

شناخت کے مسئلے کے علاوہ مسلم ممالک کے بے شمار اور مسائل بھی ہیں۔ دیکھنا یہی ہے کہ بنیاد پرستی کا اصول اپنا کر انہیں کس طرح حل کیا جا سکتا ہے۔ میرے خیال میں بنیاد پرستی یا اسلام سے متعلق روایتی انداز فکر اپنانے کے ذریعے یہ مسائل حل نہیں کئے جا سکتے ان مسائل کا حل اسلام سے متعلق صرف اصلاحی انداز فکر اپنانے ہی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

(روزنامہ جنگ ۱۲۔ جنوری ۱۹۹۲ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"آپ سے میں توقع رکھتا ہوں کہ آپ اپنی نئی نسلوں کو خطبات باقاعدہ سنوایا کریں یا پڑھایا کریں یا سمجھایا کریں ..... سب اگر امام جماعت کی نصیحتوں کو براہ راست سنیں گے تو سب کی تربیت ایک رنگ میں ہوگی۔ وہ سارے ایک قوم بن جائیں گے"۔

یاد رفتگان ـــ امۃ الحمید

محترم ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب

الفضل میں یاد رفتگاں کے مضامین میں بہت شوق و تجسس سے پڑھتی ہوں۔ ان مضامین کو صرف اس نظریہ سے نہیں پڑھنا چاہیئے کہ فلاں مرنے والا آدمی کیسا تھا بلکہ اس میں اس انسان کی خوبیاں بیان ہوں۔ اس کی زندگی کے وہ عمل جن پر گامزن ہو کر اس نے اپنے آپ کو اس دنیا میں بھی رشتہ داروں دوست واحباب اور اپنے سے وابستہ ہر قسم کے لوگوں سے منوایا۔ اور قال اللہ وقال الرسول پر عمل کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کا قرب بھی پا گیا۔ اس شخص کی ان خوبیوں کو اپنے لئے مشعل راہ بھی بنانا چاہیئے۔

خاکسار جس ہستی کا ذکر خیر کر رہی ہے وہ ان شخصیتوں میں سے تھے جن سے ایک ملاقات ہی انمٹ نقوش چھوڑ جاتی ہے جو کسی سے نیکی کر کے سر کو فخریہ طور پر اونچا نہیں کرتے بلکہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عاجزی، فروتنی اور حیا ان پر طاری ہو گئی ہے۔ ڈاکٹر مرزا عبدالرحیم صاحب خاکسار کے میاں کے فسٹ کزن اور بہنوئی ہونے کے ناطے خاکسار کے نندوئی تھے آپ نام کے رحیم نہیں تھے بلکہ مجسم رحیم تھے۔ اگرچہ میری تقریباً ان سے چھ سات دفعہ ہی ملاقات رہی پر یہ قلیل عرصہ ایک دلنشیں تاثر لئے ہوئے ہے۔ سب سے بڑا وصف ان کا ہر ملاقات میں خندہ پیشانی سے پیش آنا تھا۔ جو سب سے بڑی نیکی ہے ماں باپ کی فرماں برداری میں سرشار ایک باوفا عزت و تکریم دینے والے خاوند اور ایک شفیق اور محبت کرنے والے باپ تھے یعنی اس حدیث کے مصداق۔ تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے اچھا ہو۔ اور یہ حقیقت ہے جو گھر میں اچھا ہوگا۔ وہ دوسرے رشتہ داروں دوست احباب سے ضرور اچھا ہوگا۔ مردانہ وجاہت کے مالک اور حسن سیرت کا مرقع تھے۔ ایک کامیاب ڈاکٹر۔ حقیقی معنوں میں ایک فرشتہ صفت معالج تھے۔ امام وقت کی اطاعت میں پیش پیش۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے۔ طبیعت میں بہت ہی دھیما پن۔ حلیمی اور بردباری تھی جس سے ملتے وہی سمجھتا کہ میرے ساتھ ہی زیادہ تعلق ہے۔ حق بات کہنے سے کبھی نہیں جھجکے اپنے پیشہ سے ایمانداری سے وابستہ آپ کو اپنی زندگی میں بے انتہا مواقع ناجائز کمائی کے آئے جن سے آپ دولت کی ریل پیل حاصل کر سکتے تھے لیکن ایسے تمام مواقع کو نفرت سے دھتکارا۔ خود کو بھی اور اپنے اہل و عیال کو بھی ایک ایک لقمہ حق حلال کا دیا۔ یعنی تقویٰ کی باریک راہوں پر چلے۔ مجھے ان سے آخری ملاقات ہمیشہ یاد رہے گی۔ آپ ہارٹ اٹیک کی وجہ سے لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں داخل تھے ہم ان کی احوال پرسی کیلئے ہسپتال گئے۔ اگرچہ ڈاکٹروں نے مکمل آرام کے لئے کہا ہوا تھا۔ ہلنے جلنے سے بالکل منع کیا تھا۔ لیکن ہمیں دیکھ کر اس قدر خوش ہوئے کہ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ جیسے بیمار ہی نہ ہوں۔ بہت خوش باش باتیں کرتے رہے۔ اصرار سے پھل کھانے کو دیئے۔ کچھ دنوں کے بعد آپ کو تیسرا اٹیک ہوا۔ اور مارچ ۱۹۷۴ء کو وفات پائی۔ خدا ان پر ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں نازل کرتا رہے اور درجات بلند کرتا رہے۔ جو دعائیں وہ اپنے پیاروں کے لئے کر گئے ہیں وہ خدا اپنے خاص فضل سے قبول فرمائے۔ خدا ہم سب کو ان کے نیک نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ موصی تھے اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

اعلان دار القضاء

(سیدہ طیبہ نسیم صاحبہ بابت ترکہ مولوی بشارت احمد صاحب امروہوی)

محترمہ سیدہ طیبہ نسیم صاحبہ وغیرہ ورثاء نے درخواست دی ہے کہ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب امروہوی بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا ترکہ پلاٹ ۱۰-۹/۱۲ محلہ دار الرحمت غربی ربوہ رقبہ دو کنال اور پلاٹ ۲/۲۰ محلہ دار العلوم غربی ربوہ (رقبہ ۱۵ مرلہ ۴ ۵ فٹ) ان کے مندرجہ ذیل ورثاء میں بحصہ شرعی منتقل کئے جانے کا فیصلہ کیا جائے۔

۱۔ محترمہ سیدہ طیبہ نسیم صاحبہ (بیوہ)
۲۔ محترم انور احمد صاحب (بیٹا)
۳۔ " ابرار احمد صاحب (")
۴۔ " احسن احمد صاحب (")
۵۔ " محمد اعظم شاہد صاحب (")

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

زندہ قومیں اپنی تاریخ کو یاد رکھتی ہیں۔ ہم نہ صرف زندہ قوم ہیں بلکہ زندہ تر ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم

قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر اہتمام منعقدہ مرکزی امتحان سہ ماہی سوم ۱۹۹۱ء میں کل ۱۸۹ مجالس کے ۱۸۸۳ انصار بھائیوں نے شرکت کی۔ اس امتحان میں جن انصار نے نمایاں پوزیشن کے علاوہ خصوصی گریڈ حاصل کیا ان کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب دارالرحمت شرقی۔ ربوہ ۔ اوّل

۲۔ مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ راجن پور ۔ دوم

۳۔ طاہر احمد ہاشمی صاحب۔ النور کراچی ۔ سوم۔

خصوصی گریڈ

۱۔ مکرم چوہدری محمد شفیع سلیم صاحب کھاریاں۔

۲۔ مکرم سیّد عزیز حسین شاہ صاحب نصیرہ

۳۔ مکرم ڈاکٹر محمد صادق صاحب جنجوعہ شاہدرہ ۔ لاہور

۴۔ مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب دارالذکر ۔ فیصل آباد

۵۔ مکرم ماسٹر محمد نواز ابڑو صاحب لاڑکانہ

۶۔ مکرم پیر محمد صاحب۔ نور نگر ضلع تھرپارکر۔

۷۔ مکرم احمد علی کلّو صاحب۔ سکرنڈ ضلع نواب شاہ

۸۔ مکرم ملک عبدالعزیز صاحب دوالمیال ضلع چکوال

۹۔ مکرم میاں محمد اسلم شریف صاحب حسن آباد۔ ملتان

۱۰۔ مکرم نصیر احمد رانجھا صاحب چک ۳۱۲ ج ب کتھووالی ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

۱۱۔ مکرم لطیف احمد سرور صاحب شیخوپورہ

۱۲۔ مکرم غلام رسول صاحب اعوان ڈیرہ غازیخاں۔

۱۳۔ مکرم عزیز احمد طاہر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ

۱۴۔ مکرم شریف احمد ہاشمی صاحب اسلام آباد شرقی

۱۵۔ مکرم محمد ابراہیم شاد صاحب خانیوال۔

۱۶۔ مکرم محمد یونس صاحب۔ میرپور خاص۔

۱۷۔ مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب دارالبرکات ۔ ربوہ

۱۸۔ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب راولپنڈی شہر۔

۱۹۔ مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب دارالعلوم وسطی۔ ربوہ

۲۰۔ مکرم مسعود احمد ظفر صاحب عزیز آباد۔ کراچی۔

۲۱۔ مکرم عبدالمالک خان صاحب ماڈل کالونی۔ کراچی۔

۲۲۔ مکرم سیّد محمود احمد شاہ صاحب گلشن اقبال۔ کراچی۔

۲۳۔ مکرم عبدالرحیم بھٹہ صاحب بورے والا ۔ ضلع وہاڑی

۲۴۔ مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب واہ کینٹ

۲۵۔ مکرم مولانا محمد صدیق شاہد صاحب دارالصدر جنوبی۔ ربوہ

۲۶۔ مکرم سلطان احمد پیر کوٹی صاحب دارالرحمت غربی۔ ربوہ

۲۷۔ مکرم محمد اسماعیل منیر صاحب ثانی دارالصدر جنوبی۔ ربوہ

۲۸۔ مکرم پیر عبدالرحمٰن صاحب دارالنور فیصل آباد۔

۲۹۔ مکرم رشید احمد صاحب۔ گلشن راوی لاہور۔

دعا ہے کہ علم و فضل میں ترقی کے اس مرکزی پروگرام میں حصّہ لینے اور نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے سب انصار کو اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور آئندہ بھی صحت و سلامتی کے ساتھ مرکزی پروگراموں میں بھرپور شرکت کی توفیق پاتے رہیں۔

(قائد تعلیم ۔ مجلس انصار اللہ پاکستان)

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

اماء اللہ مرکزیہ نے دیگر مرکزی ادارہ جات کے ساتھ مل کر خیر مقدم میں حصہ لیا۔ جھنڈیوں اور قطعات کا انتظام کیا۔ وسیع پیمانہ پر چراغاں کا اہتمام کیا گیا۔

س۔ حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب کی حرم کی وفات کب ہوئی۔

ج۔ حضرت اماں جی صغریٰ بیگم صاحبہ حرم حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب کا وصال ۶ اور ۷۔ اگست ۱۹۵۵ء کی درمیانی شب ہوا۔ آپ صوفی احمد جان صاحب لدھیانہ کی صاحبزادی تھیں اور اماں جی کے لقب سے معروف تھیں۔

س۔ لجنہ اماء اللہ کراچی کے دفتر کا افتتاح کب ہوا۔

ج۔ ۱۹۔ ستمبر ۱۹۵۵ء کو لجنہ اماء اللہ کراچی کے دفتر کا افتتاح حضرت ام ناصر کے ہاتھوں ہوا۔

س۔ لجنہ اماء اللہ کا عہد نامہ کب منظور ہوا۔

ج۔ ۱۴۔ فروری ۱۹۵۵ء کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے اجلاس میں لجنہ اماء اللہ کا عہد نامہ منظور ہوا۔

س۔ یورپ میں نیا مشن کھولنے کا کب فیصلہ ہوا۔ مستورات نے اس میں کیا حصّہ لیا۔

ج۔ سیّدنا حضرت فضل عمر نے سکنڈے نیویا میں ۲۔ اکتوبر ۱۹۵۵ء کو نیا مشن کھولنے کا فیصلہ فرمایا۔ تین ہزار روپے کی رقم لجنہ اماء اللہ کے ذمہ لگی جو ادا کر دی گئی۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

بیسیوں اسباب ہیں جن سے کھیتی خراب ہو کر محنت کرنے والے کو محروم کر دیتی ہے اسی طرح دعا کا حال ہے۔ جب انسان دعا شروع کرتا ہے تو کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ دعا ناقص ہونے کی وجہ سے قبولیت کے مرتبہ تک نہیں پہنچ سکتی۔ جس طرح ناقص بیج ہوتا ہے۔ کبھی ایسی دعا کی جاتی ہے جو سنت اللہ میں نہیں ہوتی کہ انسان کو مل سکے۔ پھر کبھی دعا کرنے میں گستاخی کے کلمات نکل جاتے ہیں۔ ایسی دعا بھی ردّ ہو جاتی ہے۔ کبھی کمال گھبراہٹ ظاہر کرنے سے انسان مشرک بن جاتا ہے۔ اور اللہ کی محبت کی بجائے اس چیز کی محبت اس پر غالب آجاتی ہے کبھی بے توجہی سے دعا کی جاتی ہے۔ یہ باتیں دعا کی قبولیت میں مانع ہیں۔ ان کے علاوہ روحانی اسباب بھی ہوتے ہیں۔ جب تک وہ مہیا نہ ہوں کامیابی نہیں ہوتی۔ اس لئے (صاحب ایمان) کو دعاؤں کے ساتھ ان سامانوں کی بھی احتیاط کرنی چاہیئے کیونکہ اگر کوئی دعا کرتا ہے اور دعا کے سامان مہیا نہیں کرتا اور پھر یہ امید رکھتا ہے کہ میری دعا قبول ہو جائے گی۔ تو وہ فضول امید رکھتا ہے۔ ہر چیز کے لئے خدا تعالیٰ نے سنتیں اور ہر چیز کیلئے رستے مقرر کئے ہوتے ہیں۔ اگر کوئی ان سنتوں کے ماتحت کام نہیں کرتا اور ان سنتوں پر نہیں چلتا تو کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس لئے دعا کے متعلق بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۶۔ اگست ۱۹۱۵ء)

تحریک جدید

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

جب تک ہماری جماعت اپنے اخراجات پر پابندی عائد نہیں کر لیتی جب تک ہماری جماعت کے اندر امراء اور غرباء کے اندر برابری پیدا نہیں ہو جاتی۔ جب تک ہمارے اندر کامل طور پر احساس پیدا نہیں ہو جاتا کہ سب آپس میں بھائی بھائی ہیں جب تک کھانے کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آجاتی۔ جب تک کپڑوں کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آجاتی۔ جب تک زیورات کے لحاظ سے ہمارے اندر سادگی نہیں آجاتی، جب تک قربانی اور ایثار اور محبت کی عادت ہمارے اندر پیدا نہیں ہو جاتی، اس وقت تک ہم دین کے لئے قربانی کس طرح کر سکتے ہیں اگر کبھی دین کے لئے ہمیں اپنے وطنوں سے ہجرت کرنی پڑے تو ہم ہجرت کس طرح کر سکیں گے۔ اگر ہماری جماعت کے افراد کو جیل خانوں میں جانا پڑا تو وہ جیل خانوں میں کس طرح جا سکیں گے۔ آخر لوگ جیل خانوں میں کیوں خوشی سے نہیں جاتے۔ اس لئے کہ وہ ڈرتے ہیں کہ یہاں تو ہمیں اچھا کھانا اور کپڑا ملتا ہے مگر وہاں نہ کھانا اچھا ملے گا نہ کپڑا، اور مشقت کی زندگی بسر کرنی پڑے گی، اگر ایک شخص نے اپنے گھر میں بھی اچھا کھانا چھوڑ رکھا ہو ۔ اچھا کپڑا پہننا ترک کر رکھا ہو۔ اور محنت اور مشقت کے کاموں کا عادی ہو تو اس کے لئے جیل خانہ میں جانا کوئی بڑی بات نہیں ہو گی وہ کہے گا یہاں رہے تو کیا اور وہاں گئے تو کیا، کوئی فرق تو نہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں دنیا مومن کے لئے جیل خانہ ہوتی ہے۔ اس حدیث کا منشاء درحقیقت یہی ہے کہ تم اپنی زندگی کو سادہ بناؤ اور اس طرح محنت اور مشقت کے عادی بنو کہ تمہارے لئے باہر بھی جیل خانہ بنا رہے۔ جب کسی کی یہ حالت ہو جائے تو جیل خانہ میں جانے سے ڈرے گا نہیں۔ بلکہ کہے گا کہ یہاں رہے یا وہاں، بات تو ایک ہی ہے۔ فرق ہے تو صرف اتنا کہ باہر اپنے پیسے سے کھانا کھایا کرتے تھے اور اندر دوسروں کے پیسے سے کھانا کھایا کریں گے۔

غرض تحریک جدید کے اصول ایسے

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے دہشت گرد پاکستان نہیں ہے بلکہ مقبوضہ کشمیر پر قابض بھارتی فوج ہے۔ بھارت اپنی غلط کاریوں کا الزام پاکستان پر لگا کر دنیا کی آنکھوں میں دھول نہیں جھونک سکتا۔

○ پاکستان کی بری افواج کے سربراہ جنرل آصف نواز نے امریکہ میں کہا ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کی تباہی کا تصور منتخب جمہوری حکومت کو غیر مستحکم کر سکتا ہے۔ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ اپنے مطالبہ پر نظر ثانی کرے کیونکہ اس مسئلہ پر حکومتِ پاکستان کو بنیاد پرستوں کی طرف سے بھی پریشانی لاحق ہے۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ وہ محترمہ بے نظیر بھٹو سے ملاقات کرنے کے لئے تیار ہیں۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ امریکہ سے جھگڑنا نقصان دہ ہے۔ اور بھارت سے جنگ چھڑ جانے کا خطرہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر میرے دور میں ایٹمی ہتھیار موجود ہوتے تو معذرت کے بجائے اس کا کھلے عام اعلان کر دیتا۔

○ ممتاز سیاسی لیڈر ملک غلام مصطفیٰ کھر پر الزام عائد کیا گیا ہے کہ ان کی نگرانی میں دہلی سے ۱۱ کروڑ پتی بھارتی تاجروں کو اغوا کیا گیا اور ان سے ۶۰ کروڑ روپے تاوان طلب کیا گیا۔ بھارت سے آئی ہوئی اعلیٰ پولیس افسران کی ایک ٹیم نے گذشتہ روز اس سلسلے میں ملک غلام مصطفیٰ کھر کا بیان ریکارڈ کیا۔ یہ افسران وزیر اعظم پاکستان کی خصوصی اجازت سے اس مقصد کیلئے آئے ہیں۔

○ مسلم کمرشل بنک نے سپریم کورٹ سے درخواست کی ہے کہ وہ سود کو حرام قرار دے کر ختم کرنے کے فیصلے پر عمل درآمد میں مناسب توسیع کی اجازت دے دے شریعت اپیل بنچ کے نام اس درخواست میں کسی میعاد کا ذکر نہیں کیا گیا۔

○ جنرل ریٹائرڈ مرزا اسلم بیگ نے بتایا ہے کہ سندھ میں مزید تین چھاؤنیاں تعمیر کی جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر جمہوریت کا سلسلہ برقرار رہتا تو آج نا تجربہ کاری والی جمہوریت نہ دیکھتے

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ نے صحافیوں پر تشدد کے واقعات کا جائزہ لینے کے لئے ایک ۶ رکنی کمیٹی مقرر کر دی ہے۔

○ کل جماعتی کانفرنس ایک بار پھر ملتوی کر دی گئی ہے۔ اب اے پی سی کا اجلاس ۲۱ جنوری کو ہوگا۔

○ وزیر مملکت برائے خزانہ و اقتصادی امور سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ پاکستان کی معیشت سے سود کو ختم کر دیا گیا تو سارے مالیاتی نظام کی بنیادیں ہل جائیں گی۔ اور پاکستان دنیا بھر سے الگ تھلگ ہو کر رہ جائے گا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ الازہر یونیورسٹی قاہرہ ربا کو جائز قرار دے چکی ہے۔

○ وزیر مملکت برائے اقتصادی امور سردار آصف احمد علی نے سود کو جائز کرنے کا جو بیان دیا ہے اس پر ممتاز علماء نے ان کی شدید مخالفت کی ہے۔ اور کہا ہے کہ انہوں نے کفر کا ارتکاب کیا ہے اب وہ قومی اسمبلی کے رکن نہیں رہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ حکومت اور آئی جے آئی کی حلیف جماعتوں میں سندھ کی صورت حال پر اختلافات پیدا ہوتے نظر آرہے ہیں سندھ میں امن کے قیام کے لئے با اثر افراد کے خلاف ایکشن ہو سکتا ہے۔

○ انسانی حقوق کمیشن آف پاکستان کی طرف سے سندھ میں بہاریوں کی آباد کاری کی مخالفت کی گئی ہے۔ کمیشن کی سیکرٹری عاصمہ جہانگیر نے کہا ہے کہ پاکستان دنیا میں انسانی حقوق کی سب سے زیادہ خلاف ورزی کرنے والی ریاست ہے۔

○ ٹیکسلا میں دفاعی سامان بنانے والے دو کارخانوں نے ٹینک اور گنیں بنانے کا کام شروع کر دیا ہے۔

○ پنجاب میں ٹرانسپورٹروں نے خود ہی ۵۰ سے ۸۰ فیصد کرائے بڑھا دیئے ہیں۔

○ امور خارجہ کے وزیر مملکت محمد صدیق کانجو نے کہا ہے کہ پاکستان پر کشمیر میں مداخلت کا الزام بالکل بے بنیاد ہے۔

○ فیصل آباد میں دھماکہ سے ایک لڑکا ہلاک ہو گیا۔

غیر ملکی خبریں

○ بھارتی پنجاب میں ۱۹ فروری کو عام انتخابات کرانے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس شورش زدہ صوبے میں آخری بار انتخابات ستمبر ۸۵ء میں ہوئے تھے اور ۲۰ ماہ کے بعد اسمبلی توڑ دی گئی تھی۔

○ بھارتیہ جنتا پارٹی کے سربراہ ایل ایڈوانی نے دنیا سے کہا ہے کہ وہ پاکستان کے ایٹم بم کے بارے میں فوری نوٹس لیں تاہم انہوں نے کہا کہ فی الوقت ایٹم بم سے زیادہ اہم پاکستان کی پنجاب اور مقبوضہ کشمیر میں مداخلت ہے۔

○ امریکہ کے صدر بش نے کہا ہے کہ عراق کے پاس اب بھی بیلسٹک میزائلوں کی بڑی تعداد موجود ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ صدر صدام میزائلوں سے ملتے جلتے ہتھیار تیار کر رہے ہیں۔ کانگرس کو اپنی رپورٹ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ خلیج کی جنگ میں امریکہ کے ۶۱ ملین ڈالر کے جنگی اخراجات ہوئے جو زیادہ تر اتحادیوں نے ادا کر دیئے۔

○ امریکہ کے وزیر خارجہ نے عرب اور اسرائیلی وفود سے ملاقات کی ہے۔

○ انسانی حقوق کی بین الاقوامی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کہا ہے کہ برطانیہ کمبوڈیا کے اپوزیشن گروپوں کو تخریبی کارروائیوں کی تربیت دے رہا ہے۔

○ بنگلہ دیش کی وزیر اعظم مسز خالدہ ضیاء علیل ہو گئی ہیں۔

○ برطانوی وزیر خارجہ بھارت اور پاکستان میں مذاکرات کی راہ ہموار کریں گے۔ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ڈگلس ہرڈ اپنے پہلے دورے پر نئی دہلی پہنچ گئے ہیں۔ وہ ایک انتہائی اہم مشن پر آئے ہیں۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ وہ پاکستان کی امداد روکنے کے لئے کسی اور ملک یا ادارے پر دباؤ نہیں ڈال رہا

○ ایک امریکی ترجمان نے کہا ہے کہ پاکستان کے ساتھ ایٹمی مسئلے پر اعلیٰ سطح کے مذاکرات جاری ہیں۔ یہ مذاکرات حساس نوعیت کے ہیں ان کی تفصیل نہیں بتائی جا سکتی۔

○ نوبل انعام یافتہ مدر ٹریسا کی طبیعت بہتر ہو جانے کی وجہ سے اب انہیں کیلیفورنیا کے ایک ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا ہے۔

بقیہ: ص۷ سے آگے

ہیں کہ ان پر عمل قومی ترقی کے لئے نہایت ضروری چیز ہے اور آج عجب کہ دوسرے لوگ بھی ان اصول پر عمل کر رہے ہیں ہماری جماعت کو اس سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اور پہلے سے بھی زیادہ زور کے ساتھ اس تحریک کو زندہ کرنا چاہیئے۔

نگران: حکیم منور احمد ابن حکیم عبدالعزیز
عزیز دواخانہ رجسٹرڈ چک چٹھہ نزد حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ
مینیجر: حکیم ناصر احمد قمر ابن حکیم منور احمد

کیوریٹو سسٹم
سے آپ کیا کیا فائدے
حاصل کر سکتے ہیں؟ لٹریچر مفت
ایک روپے کا واپسی ٹکٹ بھیج کر منگوائیں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ پاکستان